REGD No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ — ۶ صلح ۱۳۳۶ ہش — ۶ جنوری ۱۹۵۷ء — نمبر ۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کل حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور ناسازیٔ طبع کے باعث بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

— ربوہ ۵ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کو دانت میں تکلیف کچھ بڑھ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے کافی بے چینی ہے۔ اعصابی تکلیف بھی صبح کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سلامتی کونسل ۱۶ جنوری کو مسئلۂ کشمیر پر غور کر رہی ہے

فلپائن کے نمائندے کارلوس رومیولو اس اجلاس کی صدارت کریں گے

نیویارک ۵ جنوری۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اس مہینے کی ۱۶ تاریخ کو کشمیر کے سوال پر غور کریگی۔ اقوام متحدہ میں فلپائن کے نمائندے مسٹر کارلوس رومیولو اس اجلاس کی صدارت کریں گے۔ یہ اجلاس پاکستان کی درخواست پر بلایا گیا ہے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون جو سلامتی کونسل میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ نیویارک جاتے ہوئے کل لنڈن پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر انہوں نے اخبار نویسوں سے کہا۔ حکومت پاکستان نے ہندوستان کے ساتھ براہ راست بات چیت کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکی۔ اس بات کے کافی ثبوت موجود ہیں کہ ہندوستان جس نے ریاست پر قبضہ جما رکھا ہے۔ اب اسے بھارت میں ہی ضم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہندوستان اور پاکستان ریاست میں آزادانہ وغیر جانبدارانہ رائے شماری کرانے کے پابند ہیں۔ اس مسئلہ کو باہمی مفاہمت اور بات چیت کے ذریعہ حل کرنے کی پاکستان نے جو مسلسل کوششیں کیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے ملک فیروز خان نون نے کہا اقوام متحدہ نے اس سلسلہ میں جتنے بھی فارمولے پیش کئے۔ پاکستان نے وہ سب منظور کر لئے۔ لیکن ہندوستان ایک ایک کر کے ان سب کو مسترد کرتا چلا گیا۔ انہوں نے کہا مسلسل کشیدگی کسی کے لئے بھی مفید نہیں ہے۔ جتنی جلدی ہو سکے یہ دور ہو جانی چاہیئے۔ لنڈن میں سہ روزہ قیام کے دوران ملک فیروز خان نون برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ سے ملاقات کریں گے۔ شاید وہ برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن سے بھی ملیں۔

شام کے صدر پاکستان کے سرکاری دورے پر آج دمشق سے روانہ ہو رہے ہیں

لنڈن کے سیاسی حلقوں میں انکے دورے کو غیر معمولی اہمیت دی جا رہی ہے

دمشق ۵ جنوری۔ شام کے صدر جناب شکری القوتلی پاکستان کے سرکاری دورے پر آج دمشق سے روانہ ہونے والے ہیں۔ آپ پیر کو کراچی پہنچیں گے۔ حکومت شام کے بعض وزیر اور اعلیٰ افسر بھی آپ کے ہمراہ ہوں گے۔ آپ ریاض میں شاہ سعود سے ملاقات کرنے کے بعد کراچی آئیں گے۔ لنڈن کے سیاسی حلقوں میں صدر شام کے دورۂ پاکستان کو غیر معمولی اہمیت دی جا رہی ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ شام میں غیر معمولی اشتراکی اثر و نفوذ کے باعث ترکی اور عراق کے ساتھ اس کے تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے۔ پاکستان معاہدۂ بغداد کا ایک رکن ہے۔ جس میں ترکی اور عراق بھی شامل ہیں۔ اس لئے صدر شام کا دورۂ پاکستان اہمیت سے خالی نہیں ہو سکتا۔

ء ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ وہ برطانوی وزیر خارجہ سے باہمی دلچسپی کے امور کے علاوہ مشرق وسطیٰ کے متعلق اس نئی پالیسی پر بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔ جس کا اعلان امریکی صدر آئزن ہاور آج کرنے والے ہیں۔

کینیڈا کے قومی صحت کے وزیر ڈھاکہ میں

ڈھاکہ ۵ جنوری۔ کینیڈا کے قومی صحت اور بھلائی کے وزیر مسٹر پال مارٹن ایک ہفتہ کے دورے پر کل ڈھاکہ پہنچے ہیں۔ وزارت خارجہ کے افسر اعلیٰ اور چیف صحافی بھی ان کے ہمراہ آئے ہیں۔ یہاں وہ حکومت پاکستان کے ساتھ ۲۰ لاکھ ڈالر کی امداد کے ایک سمجھوتے پر دستخط کریں گے۔ اس سمجھوتے کے تحت کینیڈا گول پاڑا کے بجلی گھر کے لئے مشینیں فراہم کرے گا۔ کینیڈا پاکستان کو اب تک ۵ کروڑ ڈالر کی امداد دے چکا ہے۔ صنعتی میدان میں پاکستان نے جو ترقی کی ہے انہوں نے اس کی تعریف کی۔ وہ صوبائی حکام سے بعض اہم امور پر بات چیت کریں گے کل وہ ہوائی جہاز کے ذریعہ پشاور جا رہے ہیں

مصر میں اخباروں پر سے سنسر اٹھا لیا گیا

قاہرہ ۵ جنوری۔ صدر ناصر نے اخباروں اور اخباری اطلاعات پر سے سنسر اٹھا لیا ہے۔ نہر سویز کے علاقہ پر برطانیہ فرانس اور اسرائیل کے حملے کے بعد یہ سنسر لگایا گیا تھا۔

معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس ملتوی

انقرہ ۵ جنوری۔ معاہدہ بغداد کے چار اسلامی ملکوں کی وزارتی کونسل کا جو اجلاس پیر کے روز سے انقرہ میں ہونے والا تھا وہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کل ترکی کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اب یہ اجلاس ہفتہ عشرہ میں ہوگا۔

اسرائیلی منگل تک العریش خالی کر دیں گے

قاہرہ ۴ جنوری۔ الاہرام نے معتبر ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ مصری حکام آئندہ منگل تک اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج سے العریش کا انتظام سنبھال لیں گے۔ یہ علاقہ اسرائیلی سرحد کے قریب واقع ہے۔ اور اب اسرائیلی فوج کے قبضہ میں ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ہنگامی فوج کے دستے اس علاقہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

ایرانی وزیر کی کراچی میں آمد

کراچی ۵ جنوری۔ ڈاک و تار کے ایرانی وزیر جناب افراخی کل تہران سے کراچی پہنچے۔ ان کی بیگم بھی ان کے ہمراہ ہیں۔

آسٹریا کے صدر کا انتقال

ویانا ۵ جنوری۔ آسٹریا کے صدر تھیوڈور کورنر کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کی عمر ۸۳ سال تھی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ ر جنوری ۱۹۵۷ء

مجلس تحفظ اخلاق عامہ

(۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں روزنامہ الفضل مورخہ ۵ ر جنوری ۵۷ء)

"مجلس تحفظ اخلاق عامہ" کے تعلق میں جو شکایات "ایک شہری" کے نام سے لاہور کے ایک روزنامہ میں شائع ہوئی ہیں۔ ہم نے کل کے الفضل میں اس کے متعلق کچھ باتیں لکھی ہیں۔ ان شکایات کا خلاصہ نامہ نگار کے ہی الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

(۱) اس مجلس کے قیام اور اس سے تعاون کے بارہ میں ایک دو اخبارات کے سوا دوسرے اخباروں نے کسی خاص دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

(۲) ہمارے یہاں کے تمام قابل ذکر سیاسی و مذہبی رہنما اس معاملے میں خاموش معلوم ہوتے ہیں۔

(۳) سرکاری حلقے بھی خاموش ہی معلوم ہوتے ہیں۔

اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ اخبارات۔ لیڈر اور حکومت اس مجلس کے قیام میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہے۔ اس کی وجہ تلاش کرنے کے لئے ہمیں دور نہیں جانا پڑتا۔ خود نامہ نگار نے ہی اس طرف اشارہ کر دیا ہے۔ جہاں وہ لکھتا ہے کہ

"اگر روزمرہ کے واقعات کسی تشویش کا باعث بن سکتے ہیں۔ تو ایسی کوشش کی حوصلہ افزائی بھی ضروری قرار پاتی ہے۔ جو اس قسم کے واقعات کے انسداد سے متعلق کی جائے۔ خواہ اسکی تحریک کسی بھی حلقہ سے کی جا رہی ہو۔ یہ ایک اجتماعی مفاد کا مسئلہ ہے۔ اور اس میں شخصی یا جماعتی تعصبات کو کسی صورت بھی کوئی اہمیت حاصل نہیں ہونی چاہیئے۔"

ہماری رائے یہ ہے۔ کہ اخبارات۔ لیڈروں اور حکومت کو ایسی مجلس کے قیام میں ضرور دلچسپی لینی چاہیئے۔ اور نامہ نگار نے ان سب کی بے حسی کی جو شکایت کی ہے۔ وہ اصولاً صحیح ہے۔ لیکن نامہ نگار کی مندرجہ بالا عبارت سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اس کے خیال میں اخبارات وغیرہ جو دلچسپی نہیں لے رہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ تحریک ایک ایسے حلقے کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ جس حلقہ کے گذشتہ کاروبار سے یہ مطمئن نہیں۔ اور ان کے خیال میں یہ خاص حلقہ محض خیر کے لئے ایسا خیر کا کام نہیں شروع کر رہا۔ بلکہ اس تحریک کے پردہ میں اس کے دیگر عزائم ہیں۔ جو خود غرضانہ ہیں۔

جہاں تک ہماری رائے ہے۔ ہم نامہ نگار سے اس امر میں سو فی صدی متفق ہیں۔ کہ کسی شخصیت یا جماعت کے ساتھ جو تعصبات ہوں۔ ان کا لحاظ کئے بغیر ہر نیک دل انسان کو کسی ایسی نیک تحریک کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کی مدد حتی الوسع پیش کرنی چاہیئے۔ اصل چیز وہ اغراض و مقاصد ہیں۔ جن کے لئے کوئی تحریک چلائی جاتی ہے۔ لیکن ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں ابھی ایسی ذہنیت عنقا کا حکم رکھتی ہے۔ اور ہماری اکثر نیک تحریکیں بے جا تعصبات کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اور ان سے کبھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے سب سے پہلی چیز جو ہمیں اپنے ملک میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ ایسی ذہنیت ہے۔ جو تعصبات سے بالا ہو۔ اور لوگوں کو اغراض و مقاصد پر نظر رکھنے کی عادت ہو جائے۔ نہ کہ کسی شخص یا جماعت کے ساتھ جو تعصبات پیدا ہو گئے ہیں۔ کار خیر کی ایسی تحریکوں کو ان کی بھینٹ چڑھا دیا جائے۔

یہ بد اعتمادی کی ذہنیت جو ہمارے ملک میں ابھر آئی ہوئی ہے۔ اس کی بھی خاص وجوہات ہیں۔ اور ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ایسی ذہنیت کے پیدا کرنے کی تمام تر ذمہ داری ہمارے اکثر ان قومی رہنماؤں کے کندھوں پر ہے۔ جو کام تو تھوڑا کرتے ہیں۔ مگر پراپیگنڈا کے فن میں بڑے طاق ہیں۔ جو دعوے تو بڑے بڑے کرتے ہیں۔ لیکن ان دعاوی کی تکمیل کے لئے جس عزم اور لگاتار محنت و قربانی کی ضرورت ہے۔ اس سے جی چراتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

اگر برصغیر کے مسلمانوں کی لیڈر شپ کا ہم پچھلی ایک صدی کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو سوا چند گنتی کے لیڈروں کے نیک نیتی سے کام کرنے والے درجہ اول کے لیڈر مفقود پائیں گے۔ دوسرے درجے کے لیڈر بھی کم نکلیں گے۔ البتہ مفاد پرست اور ابن الوقت لیڈروں کی بھیڑ نظر آئیگی۔

بعض تو محض اس لئے لیڈر بن گئے ہیں۔ کہ ان کا کام نیک تحریکوں کی مخالفت کرنا ہے۔ اور جہاں تک مذہبی لیڈر شپ کا تعلق ہے، خدا کی پناہ۔

خدمت خلق کا کام ایسا ہے۔ جو کسی خاص حلقہ یا جماعت سے خواہ سیاسی ہو یا دینی مخصوص نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ بعض غیر مذہبی لوگ بلکہ خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والے دہریئے بھی خدمتِ خلق کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں، اور اکثر دہریوں کے ایسے خدمتِ خلق کے ادارے بھارت اور مغربی ممالک میں قائم ہیں۔ جو اپنے اپنے خیال کے مطابق خدمتِ خلق کا کام سر انجام دے رہے ہیں۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان اس لحاظ سے نہ صرف عیسائیوں بلکہ بدھوں۔ جینیوں اور کئی ایک دہریہ حلقوں سے بھی بہت پیچھے ہیں۔ حالانکہ اسلامی تعلیم کے مطابق مسلمانوں کو تمام دنیا کے انسانوں میں سب سے آگے ہونا چاہیئے تھا۔ اور سب سے زیادہ خدمتِ خلق کا جذبہ اُن کے دلوں میں ہونا چاہیئے تھا۔

آخر میں ایک طرف تو ہم اخبارات دینی اور سیاسی لیڈروں اور حکومت سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مجلس قیام اخلاق عامہ میں پوری پوری دلچسپی لیں۔ کیونکہ اس کی قوم کو سخت ضرورت ہے۔ اور دوسری طرف لوگوں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس کا بیڑا اٹھایا ہے۔ کہ وہ اسے سیاسی یا اور قسم کے اغراض و مقاصد کے حصول کا اسے ذریعہ نہ بنائیں۔ اور نیک نیتی سے صرف وہی اغراض و مقاصد پیش نظر رکھیں۔ جن کے لئے اس کا قیام ضروری سمجھا گیا ہے۔ امید ہے کہ ہماری یہ معروضات قابل پذیرائی سمجھی جائیں گی۔ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستانیوں خاصکر مسلمانوں کا معیار اخلاق بہت بلند ہو جائے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ اقوام میں ہم اپنا وقار قائم کر سکتے ہیں۔ اور نہ اسلام کا۔

بلا تبصرہ

"فتنہ ختم کر دیا جائے"

۲۸ ر دسمبر کو لائل پور میں مرکزی جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جو الاعتصام کی اسی اشاعت کے صفحہ ۲ پر درج ہے۔ یہ قرارداد اپنے الفاظ و معانی کے اعتبار سے بڑی اہم ہے۔ ہر فہیم و باشعور شخص اس کی تائید کرے گا۔ کہ مسجدوں میں اس قسم کی دھاندلی اور عبادت گاہوں میں اس نوع کی مداخلت جو جڑانوالہ میں ہوئی ہے۔ قطعی ناقابل برداشت ہے۔ یہ مساجد کی تقدیس کے خلاف اور ان کے احترام کے منافی ہے۔ اگر حکومت نے اس۔ کو بند نہ کیا۔ اور دینی و مذہبی جماعتوں نے مل بیٹھ کر اس کے سدِ باب کی سعی نہ کی۔ تو معابد کا وقار خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اور مساجد کا احترام ختم ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں دین اور دین پسند عناصر کی توقیر عوام کے دلوں سے محو ہو جائے گی۔

اس ضمن میں حکومت سے زیادہ ہمارے مخاطب دین پسند لوگ ہیں۔ کیونکہ اس کی زد براہِ راست انہی پر پڑتی ہے۔ ان کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ ملک کے گوشہ گوشہ میں کون گروہ اس قسم کی ذلیل حرکتیں کرتا ہے۔ اور مسجدوں پر حملہ آور ہوتا ہے؟ اس کی پوری تحقیقات کی جائے۔ اور ہمیشہ کے لئے اس سلسلہ کو بند کرنے کی سعی کی جائے۔

اگر اس پر فی الفور غور نہ کیا گیا۔ تو یہ بے لگام لوگ اپنی چھچھوری حرکتوں کا سلسلہ دراز کر دیں گے۔ اور اسی طرح یہ بیرونی ممالک میں بھی پاکستان کو بدنام کریں گے۔ اب تو ان کا ہدف اہلحدیث اور دیوبندی علماء اور ان کی مساجد ہیں۔ اگر معاملہ اسی طرح رہا۔ تو شیعہ حضرات کے امام باڑوں اور ان کی مسجدوں پر بھی یہ اپنا دستِ تعدی دراز کریں گے۔ اور شہر شہر۔ قریہ قریہ اور محلہ محلہ میں فساد کی آگ بھڑکا دیں گے۔ یہ فتنہ ابھی سر اٹھا رہا ہے۔ اسے یہیں دبا دینا چاہیئے۔ اگر اس کو مزید مہلت دی گئی۔ تو اس کی جڑیں پورے ملک میں پھیل جائیں گی۔ اور پھر اس پر نہ حکومت قابو پا سکے گی۔ اور نہ مذہبی جماعتیں ہی اس کے آگے کوئی مضبوط بند باندھ سکیں گی۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ اپنے عمل سے اس گروہ کو یہ یقین دلادے کہ اس کی دھاندلی کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائیگا۔ اور اس فتنہ کو ملک میں ہرگز پھیلنے نہیں دیا جائیگا۔ مسجدیں جس جماعت اور جس ادارہ نے تعمیر کی ہیں۔ انہیں کی تولیت اور انہیں کے اہتمام میں رہیں گی۔ اس فتنہ پرور گروہ کو ہرگز اس کے نظم و نسق میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

ہمارا خیال ہے کہ بریلویوں کی اکثریت اور ان کا سمجھدار طبقہ اس دھاندلی اور شرارت کے خلاف ہوگا۔ اور اس ناروا حرکت میں قطعی اس کی ہمدردیاں ان کو حاصل نہیں ہوں گی۔ ہم بریلویوں کے اصحاب شعور اور ارباب علم سے عرض کریں گے۔ کہ وہ پورے زور سے ان کو روک دیں۔ اور اس قبیح حرکت کے ارتکاب سے منع کر دیں۔ تاکہ دینی اور مذہبی جماعتوں کا وقار بھی ختم نہ ہو۔ اور ملک بھی بدنام نہ ہو۔"

(الاعتصام مورخہ ۴ ر جنوری ۵۷ء)

حیات بعد الممات کا فلسفہ

علوم جدیدہ کی روشنی میں

تقریر میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب آئی۔ ایم۔ ایس (ریٹائرڈ) بر موقعہ جلسہ سالانہ

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو تقریر جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ دسمبر کے اجلاس شب میں فرمائی۔ اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

حیاتِ اخروی کی ضرورت

معاد (بعث) کے عقیدہ پر تمام اعمال حسنہ کا دارومدار ہے۔ کیونکہ اس پر ایمان کے بغیر کوئی نیکی نیکی کی خاطر نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی عمل ریا سے پاک اور خالصۃً لوجہ اللہ ہو نہیں سکتا۔ ایسا انسان پولیس کے ڈر سے جرائم سے بچے گا۔ یا بدنامی اور بیماری کے خوف سے بدکاری سے رکے گا۔ یا کاروبار چلانے کے لئے سچ کرے گا اور سچ بولے گا۔ مگر یہ اعمال حقیقی تقوے اور طہارت کا موجب نہ ہوں گے۔

آخرت کا عقیدہ ہی تقوے کی اصل بنیاد ہے۔ آخرت میں ہی روح کی تکمیل ہوگی

(۲) یہی عقیدہ انسان کو موت سے نڈر بنا کر ملک قوم اور دین کے لئے سچی قربانیوں کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ ورنہ اس دنیا کو اپنا مقصد منتہا قرار دینے والے تو دنیاوی لذات کی طرف راغب رہتے ہیں۔ اور جسمانی آرام و آسائش کو کسی صورت میں بھی چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتے۔

۳۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ہر انسان کے کئی کام ادھورے رہ جاتے ہیں۔ کئی نیک کاموں کی کامل جزا نہیں ملتی اور اسکے برخلاف کئی بدکار سزا سے بچ جاتے ہیں۔ اور کئی بے گناہ مارے جاتے ہیں۔ پس اس جہان کی کوتاہیوں اور بے انصافیوں اور مظالم کی تلافی کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی اخروی عدالت انصاف اور زندگی ہو جہاں اعمال کی اصل حقیقت ظاہر کرکے جزا سزا دی جائے اور روحانی امراض کا علاج بھی کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ سزا سے قبل تحقیق ضروری ہوتا ہے۔ یعنے لازم ہے اچھی طرح واضح کر دیا جائے کہ حقیقی مجرم وہی ہے۔ اور اس میں کسی غلطی یا غلط فہمی عداوت یا بے جا رعائت کا دخل نہیں۔

۴۔ تخلیق انسانی بھی بعث کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے۔ انسان کو خیر اور شر پر قادر بالارادہ ہستی بنایا گیا ہے۔ تا وہ بدی پر قادر ہوتے ہوئے نیکی کے راستہ پر خدا کی رضا کے لئے گامزن ہو۔ ایسی مخلوق صرف اور صرف انسان ہی ہے۔ باقی مخلوقات حیوانات چرند۔ پرند کوئی بھی خیر و شر پر قادر نہیں۔ اس واسطے حشر بھی صرف انسانوں کا ہے۔ حتّٰی کہ ملائکہ اور ابلیس یا شیطان کو بھی جزا سزا نہیں ملے گی۔ ہاں انسانوں میں سے جو شیطان کے مظاہر ہیں ان کو سزا ہے۔ ابلیس کا دوزخ میں ڈالا جانا اس کے لئے سزا یا دکھ نہیں وہ اس کا گھر ہے۔ کہ وہ ناری وجود ہے۔ اسی طرح ملائکہ کا جنت میں جانا کوئی انعام یا سکھ نہیں۔ کیونکہ وہ ان کا مبدا اور ماوےٰ ہے بوجہ نوری وجود کے۔ ہاں اس خاک کے پتلے (انسان) کے لئے دوزخ سزا اور دکھ کا مقام ہے۔ اور جنت راحت اور آرام کا موجب۔

۵۔ انسانی پیدائش کی غرض و غائت بھی اس بات کو مستلزم ہے۔ کہ اس زندگی کے بعد کوئی نئی زندگی ہو۔ جہاں اس کی طاقتوں کی تکمیل ہو۔ اور اعلےٰ روحانی مدارج کو انسان حاصل کر سکے۔ یہ اہم غرض لقاء الٰہی اور محبت الٰہی اور خدا تعالےٰ کا وصال ہے۔ جو اس مادی جسم کے ساتھ اکمل طور پر نہیں ہو سکتا۔ اور عبودیت کا کامل اظہار نہیں ہو سکتا۔

۶۔ اصول ارتقا کا بھی یہ تقاضا ہے۔ کہ انسان کو ایک نئے لطیف عالم میں روحانی ترقیات کا موقعہ دیا جائے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ انسان کا دماغی اور روحانی ارتقا بند ہو جائے گا۔ جو اس کے لئے موت سے کم نہیں۔ انسان اس جہان میں تین مختلف اندھیروں (ظلمات ثلاث) سے گزر کر ترقی کی منازل کو طے کرتا ہے۔ اور ہر حالت پہلی سے ارفع اور اعلےٰ ہوتی جاتی ہے:

(۱) پہلے انسان والدین کے جسم کا حصہ ہوتا ہے۔ اور وہ ماں باپ کے جسم میں نشوونما پا رہا ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک وقت ایسا آتا ہے۔ کہ اس کی نشوونما مکمل ہو کر مزید ترقی رک جاتی ہے۔ اور وہ والدین کے جسموں سے علیحدہ وجود کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

(۲) اس کے بعد وہ نطفہ کی شکل میں اپنے لئے ایک قرار مکین (رحم مادر) تلاش کر لیتا ہے جہاں وہ ترقی کرتا ہے۔ پھر نو ماہ کے بعد جب اس کے جسم کی تکمیل ہو کر وہ خلقاً آخر (روح) میں تبدیل ہو چکا ہوتا ہے۔ تو اس کی مزید نشوونما بند ہو کر ترقی رک جاتی ہے۔ اور وہ رحم مادر سے باہر آ جاتا ہے۔

(۳) اس کے بعد انسان دنیا میں آتا ہے۔ اور وہ جسمانی دماغی اور روحانی ترقی اپنے اپنے ظرف اور ماحول کے مطابق کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھاپے کو پہنچ کر ارذل العمر کو جا پہنچتا ہے۔ اور اسکے علمی سرمایہ کو بڑھاپے کا چور چرا کر لے جاتا ہے اور وہ لکیلا یعلم بعد علم شیئا کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کی دماغی اور روحانی ترقی بند ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دماغ نئے علوم کو اخذ نہیں کر سکتا۔ اور روح اس کو مجبور کرتی ہے۔ کہ وہ اس کو اس قید خانہ سے نجات دے۔ تا وہ نیا جسم اور ماحول تلاش کرکے مزید ترقیات کرے۔ خلاصہ یہ کہ انسان کی روحانی ترقی کو بلا وقفہ مسلسل چلانے کے لئے ضروری ہے کہ موت کے ذریعہ روح کو ناکارہ جسم سے آزاد کرا کر عالم بعث میں لایا جائے۔ اور نئی اخروی زندگی دی جائے تا ارتقا کا منشاء پورا ہو۔

(۷) بعث کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ انسان کے اعمال کا جائزہ لیا جائے۔ کہ اس نے کس حد تک ترقی کی ہے۔ اور آئندہ ترقی کے لئے کس حد تک صلاحیت ہے۔

(۸) یہ انسان کی فطری خواہش ہے کہ وہ فوت شدہ بزرگوں۔ محسنوں۔ عزیزوں اقارب کی ملاقات کرے۔ یا درفتگان بھی ہر حساس اور احسان مند روح کو بے تاب رکھتی ہے۔ پس اس طبعی ضرورت کا سامان کرنا بھی خالق کی صفت "باعث" کا تقاضا ہے جو ضرور پورا ہوگا۔

(۹) اللہ تعالےٰ انواع و اقسام کی خلق پر قادر ہے۔ تا یہ زندہ خدا کی ہستی اور اس کے خلاق اور علیم ہونے کا ثبوت ہو۔ پس ضروری تھا کہ مبدء الخلق کے بعد یعیدہٗ کا نظارہ بھی دنیا کو دکھایا جائے۔ اور ان پر حجت تمام ہو جو اللہ تعالےٰ کو پس خلق کے بعد ناکارہ اور بے دخل وجود (نعوذ باللہ) مان رہے ہیں۔

(۱۰) سورہ بقرہ میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتاً فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون۔ اس میں انسان پر آنے والے ۵ زمانوں کا ذکر ہے۔ موت۔ حیات پھر موت پھر حیات اور آخر میں حشر نشر (قیامت) اس پر پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے مردہ (بے جان) کو زندہ کیوں کیا۔ ضرور کوئی اہم غرض اور مقصد ہوگا۔ اور اسکے راہ نمائی کا سامان بھی کیا ہوگا۔ جس سے شریعت کی ضرورت ثابت ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک دفعہ زندہ کرکے پھر کیوں اس کو مارا۔ اور کیوں نہ اس کو قیامت تک زندہ رہنے دیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انسانی پیدائش کا کوئی اہم مقصد تھا۔ جو اس جہان میں پورا نہ ہو سکتا تھا۔ جبھی اس کو وفات دیکر پھر زندہ کرنا (بعث بعد الموت) پڑا۔ یعنی حیات الآخرت کی ضرورت عقلاً ثابت ہے۔

انسانی پیدائش کی اصل غرض اور عرفان کی ضرورت

نقطہ نگاہ اور ذہنیت کا بھی انسان پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ مغربی دنیا کا نقطہ نگاہ انسانی پیدائش کی غرض و غایت کے متعلق بہت مختلف ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ یہ دنیا ہی اصل مقصود ہے۔ جو اس جہان میں کامیاب رہا۔ اور قانون اور پولیس کی گرفت سے بچا رہا وہ فلاح پا گیا۔ کیونکہ اگلا جہان (نعوذ باللہ) محض ڈھکوسلہ ہے اور کمیونسٹ فلاسفروں کے قول کے مطابق مذہب (نعوذ باللہ) ایک افیون ہے اور حیات الآخرۃ ایک افسانہ اور واہمہ ہے جو ناکام مذہبی راہ نماؤں نے اپنے سادہ لوح مریدوں کو خوش کرنے اور اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے بنا رکھا ہے۔ (نعوذ باللہ من خرافات) مگر اسلام اس کے برخلاف یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالےٰ کا کامل عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے متعلق فرماتے ہیں

"جس چیز کے قوےٰ ایک اعلےٰ سے اعلےٰ کام کر سکتے ہیں اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہیں وہی اعلےٰ کام اس کی پیدائش کی علت غائی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بیل کا کام اعلےٰ سے اعلےٰ قلبہ رانی یا آبپاشی یا باربرداری ہے ..... مگر جب ہم انسان کی اعلےٰ

سے اعلیٰ قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ اس میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی تلاش اس میں پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے۔ کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے۔ سب کچھ خدا کا ہو جائے۔ پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدا تعالیٰ کا وصال ہے۔ اور اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی) صـ۱۲۳

ایک اور مقام پر کشتی نوح میں حضورؑ فرماتے ہیں۔ کہ حقیقی معرفت ہی گناہ سوز ہے۔ انسان گناہ پر جو اس قدر دلیری دکھاتا ہے۔ تو اس کی وجہ معرفت ہی کی کمی ہے۔ دیکھو جس انسان کو یقین ہو۔ کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے۔ وہ اس میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یہی حال کھانے میں زہر کا شبہ ہونے یا کسی بن میں شیر کے موجود ہونے پر اس کا ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر انسان کو یقین ہو۔ کہ گناہ اور اللہ تعالیٰ کی معصیت ایک زہر ہے۔ جس کو کھا کر انسان روحانی موت سے بچ نہیں سکتا۔ تو وہ اس پر کبھی دلیر نہ ہو۔ پس یہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان کی کمی ہے۔ جو انسان دلیری سے اس کے احکام کی خلاف ورزی کرتا اور بدی میں مبتلا رہتا ہے۔ (مفہوم)

بعث کے متعلق مختلف نظریے

بعض فرقے تو بعث بعد الممات کے ہی منکر ہیں۔ عیسائی اس دنیا میں ہی مادی جنّت بنانے کے مدعی ہیں۔ یعنی حضرت مسیح کے دوبارہ نزول کے بعد دنیا میں صرف نیکوکار عیسائی ہی رہ جائیں گے۔ فسق و فجور کا خاتمہ ہوگا۔ ہر شے بافراغت ہوگی۔ گویا ان کو اس دنیا کا مائدہ اور "روز کی روٹی" ایسی پسند آئی ہے۔ کہ وہ روحانی مائدہ کے حصول اور اگلے جہان کی ابدی جنّت سے منکر ہو رہے ہیں بائیبل میں اخروی زندگی کا ذکر تک نہیں۔ وید بھی اس معاملہ میں خاموش ہیں۔ مگر ہنود کے بعض فرقے روحوں کو دوبارہ دنیا میں لا کر اواگون (تناسخ) کے چکروں میں ڈالتے ہیں۔ یہودی مذہب میں قیامت کا ذکر نہیں۔ مگر قرآن کریم اس کا حوالہ دیتا ہے۔ شاید نزول قرآن کے بعد تحریف کرکے یہود نے یہ آیات تورات سے نکال دی ہوں۔ ژند اوستا (پارسیوں کی مذہبی کتاب) میں کسی حد تک "قیامت کا ذکر ہے۔ مغرب کا ایک طبقہ (سپر چولسٹ) فوت شدہ ارواح کو عالم بالا سے بلا کر ان سے کلام کرنے کا مدعی ہے۔ مگر صرف قرآن کریم نے ایک مکمل ضابطہ کے رنگ میں اس مسئلہ کو واضح کیا ہے۔

اپنا بستر لے لیں

مورخہ ۲۹/۱۲/۵۶ کو صبح چھ بجے سپیشل گاڑی میں میں ربوہ سے سوار ہوا تھا۔ چک جھمرہ اسٹیشن پر میں نے لائل پور کے لئے گاڑی بدلنی تھی۔ دو صاحبان میری تحویل میں ایک بستر رکھ گئے۔ کہ وہ آدھ گھنٹہ کے اندر اندر شہر سے ہو کر آجائیں گے۔ تو اپنا بستر لے لیں گے مگر وہ نہیں آسکے۔ گاڑی آگئی۔ اور میں سوار ہو کر لائل پور پہنچ گیا۔ غالباً ان دوستوں نے بھی جڑانوالہ کی طرف جانا تھا۔ میں بستر لائل پور چھوڑ آیا ہوں۔ جن صاحبان کا بستر ہو۔ وہ نشانی بتا کر لے لیں۔ میں لائل پور کا پتہ تحریر کر دوں گا۔

خاکسار بشیر احمدؐ قریشی ڈسٹرکٹ سینٹری انسپکٹر ۵۹/۲ جناح پارک شیخوپورہ

درخواست دعا: میری ہمشیرہ صاحبہ نیز میرے والد صاحب کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ملک بشیر احمد ازبدین دسندھ

فضل عمر ہسپتال کے متعلق ایک مبارک خواب

(از صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمدؐ صاحب)

برادران! کچھ عرصہ ہوا خاکسار نے فضل عمر ہسپتال کی عمارت کی تعمیر کے لئے آپ سے چندہ کی تحریک کی تھی۔ اس تحریک میں خاکسار نے عرض کیا تھا۔ کہ ہسپتال کی عمارت پر اندازاً چار لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اتنی بڑی رقم کا بار صدر انجمن احمدیہ برداشت نہیں کر سکتی۔ لہذا احباب کی خدمت میں گذارش کی گئی تھی۔ کہ وہ اس کار خیر کی تکمیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ میری یہ تحریک الفضل میں کئی بار شائع ہوئی ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ اس تحریک میں بہت تھوڑے احباب نے حصہ لیا ہے اور اس وقت تک صرف تین چار ہزار روپیہ بصورت عطایا وصول ہوئے ہیں۔ اب احباب خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اگر عطایا کی یہی رفتار رہی۔ تو ہسپتال کی تکمیل کس طرح ہوگی۔ لہذا میں احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار ثواب میں حصہ لیں۔ جن احباب نے حصہ لیا ہے۔ ان کی فہرست خاکسار انشاء اللہ الفضل میں شائع کر دے گا۔ تاکہ ان کے لئے دعا کی تحریک ہو جائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے بھی ایک مختصر سا نوٹ اس تحریک کے متعلق شائع ہو چکا ہے۔ اور حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب نے (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ہیں) ایک خواب بھی اس بارہ میں حال ہی میں دیکھا ہے۔ جس سے احباب پر اس کی اہمیت واضح ہو جائیگی۔ یہ خواب درج ذیل کیا جاتا ہے

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمدؐ

خواب: سیدی ڈاکٹر مرزا منور احمدؐ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ شب دسمبر ۲۴ و ۲۵ سنہ ۱۹۵۶ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ کہ آپ حضرت میاں بشیر احمدؐ صاحب کے ساتھ ایک نہایت وسیع مکان میں گفتگو کر رہے ہیں۔ جس کو میں سُن نہیں سکتا۔ اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ کہ حضور میرے ساتھ زیر تعمیر فضل عمر ہسپتال کے بارے میں ذکر فرما رہے ہیں۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہسپتال مذکور کے متعلق گہری دلچسپی معلوم ہوتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہمارا یہ شفاخانہ ہر نوع مکمل اور ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہو۔ کسی چیز کی بھی اس میں کمی نہ رہے۔ مثلاً وسعت کے لحاظ سے کافی مکمل بیڈ (BED) ہوں۔ جس میں سینکڑوں مریض آسکتے ہوں۔ اور ادویات بھی ہر ایک مرض کے لئے مہیا ہوں۔ اور آلات اور متعلقہ سہولتیں بھی ہر ایک قسم کے اپریشن کے لئے مہیا ہوں۔ اور سرجن اور فزیشن بھی ہر علاج کے ٭٭

٭٭ بطور سپیشلسٹ موجود ہوں۔ امراء اور غرباء مریضوں کے لئے ان کے حسب حال ہر ایک شے کا انتظام ہو۔ مختصر یہ کہ حضور اس ہسپتال کو موجودہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق ایک مثالی ہسپتال دیکھنا چاہتے ہیں۔ اخراجات کے متعلق حضور کو ذرہ تشویش نہیں معلوم ہوتی۔

تعبیر اس کی واضح ہے۔ کہ سالہا سال سے ہمارا یہ تجربہ ہے۔ کہ جب بھی کوئی تحریک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مبارک مُنہ سے نکلی تو مخلصین جماعت نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ والسلام خاکسار سید غلام غوث پنشنر ربوہ

مصلح موعود کی پیشگوئی اسلام احمدیت اور مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے

اسلام ایک زندہ مذہب ہے وہ ایک زندہ خدا اور زندہ رسولؐ کو پیش کرتا ہے

جلسہ سالانہ کے مُبارک اجتماع میں پیشگوئی مصلح موعود پر ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی تقریر

مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۶ء کے پہلے اجلاس میں جو محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ کی صدارت میں منعقد ہوا مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر کے بعد مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم ایڈووکیٹ گجرات نے مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کے ظہور کے موضوع پر ایک معرکۃ الآراء تقریر کی اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود مبارک میں اس پیشگوئی کا مہتم بالشان طریق پر پورا ہونا ثابت کر کے اس امر کو نہایت خوبی سے واضح کیا کہ یہ پیشگوئی اور اس کا ظہور اسلام احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے

تقریر کے آخر میں آپ نے اس پیشگوئی کی عظمت کو گرانے سے متعلق اہل پیغام کی روش پر بھی روشنی ڈالی ان کی طرف سے بزعم خود مستقبل بعید میں ظاہر ہونے والے کسی اور روحانی فرزند کو اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرانے اور اصل حقیقت کو چھپانے کی جو کوشش کی جاتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صلبی فرزندوں میں سے خاص پسر موعود کے وجود میں اس پیشگوئی کے ظہور سے انکار کے لئے جو بہانے تراشے جاتے اور نت نئے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ آپ نے ان کے دندان شکن جواب دئے۔ اور اس طرح واضح کیا کہ "عداوت محمود" میں اہل پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو جھٹلا کر خود حضور علیہ السلام پر حملہ آور ہونے میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کرتے۔ آپ کی اس معرکۃ الآراء تقریر کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

زندہ مذہب

تقریر کا آغاز کرتے ہوئے مکرم خادم صاحب نے فرمایا اسلام اور دوسرے مذاہب کے درمیان مابہ الامتیاز یہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ وہ ایک زندہ خدا اور زندہ رسول کو پیش کرتا ہے۔ دوسرے مذاہب کے پاس محض دعاوی اور گذرے ہوئے قصوں اور کہانیوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اسلام زندہ ایمان اور ایسی روحانیت کو پیدا کرنے کے لئے جو ہمیشہ تر و تازہ رہے محض گزرے ہوئے قصوں کو کافی نہیں سمجھتا مذہب کی غرض یہ ہے کہ وہ انسان میں اللہ تعالےٰ کا عبد کامل بننے کی اہلیت پیدا کرے اور اسے اس قابل بنائے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکے یہ غرض محض دلائل خشک منطق اور فلسفہ سے پوری نہیں ہو سکتی اس غرض کو پورا کرنے والی ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے یقین اور یقین اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ انسان کو بصیرت حاصل نہ ہو

بعثت انبیاء کا مقصد

تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم خادم صاحب نے فرمایا۔ انبیاء کی بعثت کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ انہیں چونکہ براہِ راست اللہ تعالےٰ کی طرف سے کامل بصیرت اور کامل یقین عطا کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کے ذریعہ دوسروں کو بھی بصیرت اور یقین کی دولت سے بہرہ ور کیا جائے۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے صرف ایک محدود زمانہ کے لوگوں کو ہی بصیرت اور یقین سے بہرہ ور نہیں کیا بلکہ آپ کے ذریعہ دنیا کو یہ پیغام اور خوشخبری عطا فرمائی کہ خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ پہلے بھی بولتا تھا اب بھی بول رہا ہے۔ اور جو بھی آپ کی سچی پیروی اور اتباع کی راہ اختیار کریگا وہ آئندہ بھی اس سے ہمکلام ہوگا۔ آپ کے ذریعہ اسلام کا وہ درخت پیش کیا گیا کہ جس نے ہر زمانے میں پھل دئے اور جو قیامت تک پھل دیتا چلا جائے گا۔ اسی لئے اسلام ایک زندہ مذہب ہے کیونکہ اس کے ذریعے قیامت تک خدا کا کلام سننے والے کان پیدا ہوتے رہیں گے اسی لئے اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے کیونکہ وہ پہلے ہی ہمکلام نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ آئندہ بھی اپنے نیک بندوں سے ہمکلام ہوتا رہے گا۔ اور اسی لئے اسلام کو دنیا میں لانے والا رسولؐ ایک زندہ رسول ہے کیونکہ اسکی پیروی اور اتباع کی برکت سے پہلے لوگوں کو ہی خدا سے ہمکلامی کا شرف نہیں ملا۔ بلکہ آئندہ بھی نیک اور پارسا لوگوں کو یہ شرف ملتا چلا جائے گا۔

اسلام کی زندگی کا تازہ ثبوت

اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کو نہایت وضاحت سے پیش کرنے کے بعد مکرم خادم صاحب نے فرمایا:۔

امتداد زمانہ کے باعث سرور کائنات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر بھی ایک وقت ایسا آیا کہ انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ خدا پہلے تو بولتا تھا۔ لیکن اب نہیں بولتا۔ وہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمکلام ہوا تھا۔ لیکن اب وہ کسی سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ اور نہ آئندہ کبھی ہوگا بالآخر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ کے امتی کی حیثیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے دنیا میں اسلام کو پھر ایک زندہ مذہب کے طور پر پیش کیا اور عیسائیوں اور یہودیوں آریوں ہندوؤں سب مذاہب والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے اور اس کا رسولؐ ایک زندہ رسولؐ ہے۔ اسی رسولؐ کی پیروی اور اتباع کی برکت سے خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا اور آئندہ کی باتیں مجھ پر ظاہر کرتا ہے۔ اگر تمہارے مذاہب زندہ ہیں تو تم بھی اسی طرح ان کی زندگی کا ثبوت دو۔ پھر آپ نے یہی نہیں کہا کہ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے بلکہ فرمایا جو شخص بھی میری اتباع میں خدا تعالےٰ سے اپنا رشتہ جوڑے گا۔ خدا اس سے بھی ہمکلام ہوگا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

میں صرف یہی دعوےٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالےٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص

دل کو پاک کر کے اور خدا اور اس کے رسولؐ پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالےٰ سے یہ نعمت پائے گا مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے"

(اربعین نمبر اول صفحہ ۵)

عظیم الشان نشان

آپ کے اس قسم کے اعلانات پر قادیان کے آریوں نے آپ سے اسلام اور محمد رسول اللہ کی سچائی کا ایک نشان مانگا۔ ان کے اس مطالبہ کے بعد آپ نے ۱۸۸۶ء میں ہوشیارپور کا سفر اختیار کیا۔ وہاں آپ چالیس دن تک دنیا سے منقطع ہو کر اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مصروف رہے۔ اور اس بات کے منتظر رہے کہ اللہ تعالےٰ نشان ظاہر فرماتا ہے۔ یہ چلہ پورا ہونے پر اللہ تعالےٰ نے ایک نہایت پرعظمت الہام کے ذریعہ آپ کو ایک عظیم الشان بیٹے کی بشارت دی جو پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو آپ نے یہ پیشگوئی شائع فرمائی۔ اس پیشگوئی میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا

ڈاکٹر حاجی خاں صاحب آف کراچی حال ربوہ عرصہ ایک ماہ سے دل کے ضعف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرا چھوٹا پوتا عزیز عبدالماجد بعارضہ پیچش چند دنوں سے علیل ہے۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مسز اے ایل قریشی)

جماعت کے ہر فرد بچہ، جوان، بوڑھا، مرد، عورت

امیر و غریب سے وعدہ لیا جائے

تحریک جدید کے سال ۲۳ اور ۱۳ کے وعدوں کا مطالبہ ۲۶ اکتوبر کے ایک خطبے کے ذریعے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ اس وقت تک جو فہرستیں تحریک جدید کے دفتر میں پہنچ چکی ہیں ان سے واضح ہو رہا ہے کہ اکثر جماعتوں نے اپنی جماعت کے افراد کے مکمل پتے نہیں لکھے اور نہ ہی وقت ادائیگی معین کیا ہے۔

اس کے علاوہ دفتر دوم میں اکثر احباب کے وعدے ان کی موجودہ ماہوار آمد سے جو انہوں نے اپنے وعدے کے ساتھ لکھوائی ہے وعدوں کی نسبت تسلی بخش نہیں۔ موعودہ رقم کا وعدہ بعض احباب کا ان کی آمد کے مقابلے میں اگر کسی کی آمد ہزار گیارہ سو روپیہ ہے تو دس یا پندرہ وعدہ ہے جس کی آمد سو یا دو سو ہے اس کا وعدہ پانچ یا چھ ہے۔

حضور ایدہ اللہ خدام الاحمدیہ کو فرما چکے ہیں کہ خدام گھر بہ گھر پھر کر وعدے لیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ کم از کم ہر شخص کی ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ وعدہ ہونا چاہیئے یعنی ہزار روپے آمد والے کا وعدہ ۲۰۰/- روپے۔ ایک سو آمد والے کا وعدہ ۲۰/- روپے علیٰ ہذا القیاس۔

معلوم ہوتا ہے کہ خدام حضرت اقدس کے اس ارشاد کو نظر انداز کر رہے ہیں ورنہ دفتر دوم کے ان کے وعدے اضافے سے ہوتے۔ ذیل میں حضور کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

"تمہارے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے، تمہارے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے۔ تمہارے اندر زندگی پیدا کرنے کے لئے۔ تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جائے۔ اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہوگا۔ یہ سلسلہ پر ظلم ہوگا۔ یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہوگا۔

پس باوجود اس کے کہ ہم پر بوجھ زیادہ ہے ہمیں اسلام کی خاطر قربانی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہم پر اعتبار کر کے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے۔"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نماز میں حضور و سوز پیدا کرنیکا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی۔ تو آپؑ نے فرمایا:۔

"موت کو یاد رکھو یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے اس کی اصل جڑ یہی ہے کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا۔ لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر طولِ امل پیدا ہو جاتا ہے وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھ دیتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کیا ایسے وقت میں انسان گنہگاری کے خیالات دل میں لا سکتا ہے"

ناظر اصلاح و ارشاد

موصی اصحاب سے چند ضروری گذارشات

ذیل میں چند ضروری معروضات موصی اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں جن کو اگر وہ محفوظ رکھیں تو امید ہے کہ وہ اپنے حسابات کو درست اور دفتر کے ریکارڈ کو مکمل رکھوانے میں دفتر کی قابل صد شکر گذاری اعانت فرمائیں گے۔

اوّل دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے جب کسی گذشتہ سال یا متعدد گذشتہ سالوں کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے "بجٹ فارم اصل آمد" پہنچے تو پوری احتیاط کے ساتھ اور حتی الامکان بہت جلد اس فارم کو پُر کر کے واپس فرمائیں سوائے خاص مجبوریوں کے۔ عام طور پر آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ فارم صحیح اندراجات کے ساتھ آپ دو ہفتہ کے اندر اندر واپس کر دیں تا کہ آپ کے حصہ آمد کی وصیت کے چندوں کا حساب درست اور مکمل رہ سکے۔ آپ یہ انتظار کیوں کرتے ہیں کہ آپ کو دوبارہ سہ بارہ یاددہانیاں کرائی جائیں جبکہ آپ اپنی وصیت کی غرض اور اس کے مقصد اور اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ کیا آپ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ سلسلہ کے مال کے ایک حصہ کو یاددہانیوں اور رجسٹری نوٹسوں پر ضائع کیا جائے؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہوگا تو پھر آپ کو دوسری تیسری یاددہانی یا رجسٹری نوٹس کا انتظار کیوں ہو۔

دوم:۔ آپ کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہو کر واپس آنے پر دفتر کی طرف سے آپ کو گذشتہ سال کی وصول شدہ رقوم کا تفصیلی حساب بھیجا جاتا ہے جس سے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ذمہ کتنا بقایا یا دفتر میں آپ کا کتنا فاضلہ ہے اس تفصیلی حساب میں اگر آپ کی کوئی ادا کردہ رقم درج نہ ہو تو مہربانی فرما کر فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے کوپن نمبر اور تاریخ سے اطلاع دیں جس کے ذریعہ سے وہ رقم داخل خزانہ ہوئی تھی تا کہ دوبارہ پڑتال کی جائے اور اگر وہ رقم واقعی آپ کے حساب میں درج ہونے سے رہ گئی ہو تو درج کر کے آپ کا حساب درست کر دیا جائے۔

سوم:۔ اگر آپ خود اپنے چندہ حصہ آمد کی ادائیگی میں چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایا دار ہیں اور اس کی ادائیگی کے لئے آپ نے اس وقت تک دفتر سے کوئی معین صورت پیش کر کے منظوری نہیں لی تو آپ کو اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے بلکہ قواعد کے لحاظ سے ضروری ہے کہ ایسی صورت حال میں آپ کی وصیت کو مجلس کارپرداز میں منسوخ کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے اور پھر آپ کو پریشان ہونا پڑے پس آپ کو اپنے چندہ حصہ آمد کے بقایا زائد از چھ ماہ کی ادائیگی کے لئے دفتر کے ساتھ فوراً خط و کتابت کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آپ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے کیا صورت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

چہارم:۔ اگر آپ نے اپنے بقایا کی ادائیگی کے لئے کوئی معین صورت پیش کر کے مہلت لے رکھی ہے یا آپ نے اپنے کسی متوفی موصی رشتہ دار کے بقایا کی ادائیگی کے لئے ضمانت دی ہوئی ہے تو اس بات کو فراموش نہ کیجئے کہ دونوں صورتوں میں آپ کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا ہے اور آپ کو اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے اپنی دیگر ضروریات پر اس عہد کو مقدم کرنا چاہیئے۔ جو آپ نے مہلت لے کر یا ضمانت دے کر کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

پنجم:۔ اگر آپ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہو چکے ہیں تو کیا آپ نے اپنے موجودہ پتہ سے (جس پر آپ سے خط و کتابت کی جا سکے) دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرما دیا ہے؟ اگر نہیں تو بہت جلد بلکہ اوّلین فرصت میں مطلع کر کے مشکور فرمائیں تا کہ بوقت ضرورت آپ کے سابقہ مقام اور پتہ پر خط و کتابت کر کے دفتر کا وقت اور پیسے ضائع نہ ہوں اور تا آپ کے ساتھ دفتر بوقت ضرورت رابطہ خط و کتابت قائم رکھ سکے اور اس میں تاخیر نہ ہو۔

ششم:۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور لکھیں۔ کیونکہ ایک ہی نام کے خدا تعالےٰ کے فضل سے درجنوں اور بیسیوں موصی ہیں، بلکہ چند مثالیں ایسی بھی دیکھی ہیں کہ ولدیت اور سکونت بھی ایک ہی تھی۔ لہٰذا دفتر بہشتی مقبرہ کو کسی بھی امر کے لئے مخاطب کرتے ہوئے اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

ولادت

مورخہ ۳۰ دسمبر ۵۶ء بروز اتوار میرے بڑے بھائی جمعدار تعلیم خانصاحب راولپنڈی کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولودہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے درازیٔ عمر کے ساتھ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

مظفر احمد مٹ نمبر ۱۲ پشاور روڈ راولپنڈی

عراق کے ترقیاتی منصوبوں کی رفتار

بغداد ۱۴ جنوری۔ عراق کے زرعی اور صنعتی منصوبوں کے متعلق ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ترقی کی رفتار بہت تیز ہے۔ شمال مشرقی علاقے میں دوکان بند کی تعمیر چالیس فی صدی مکمل ہو چکی ہے۔

عراقی ترقیاتی بورڈ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ دوکان پراجیکٹ کے دو تہائی حصے میں چٹانوں میں بنیادیں کھود دی جا چکی ہیں۔ اوپر کی طرف حفاظتی پشتے مناسب بلندی تک اٹھائے جا چکے ہیں اور نچلے حصے میں بند کی دیواریں مکمل ہو گئی ہیں ادھر دوکان سے بغداد تک ایک جدید قسم کی شاہراہ بھی مکمل ہو گئی ہے۔

وسطی عراق میں سوسائز پراجیکٹ کے تحت جو علاقہ زیر کاشت آنے والا تھا اس میں سے ایک چوتھائی علاقہ کاشت کے لئے تیار ہو گیا ہے وہاں نہروں اور آبِ نکاسی کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ منصوبہ بنجر زمین کو زیر کاشت لانے کے لئے سب سے بڑا منصوبہ ہے کیونکہ اس کے ذریعہ ایک لاکھ ۴۴ ہزار ایکڑ زمین کی آبپاشی ہو گی۔

ادھر موصل میں سوتی کپڑے کا ایک کارخانہ چند ماہ میں کام شروع کر دے گا۔ کارخانے کے مزدوروں کے لئے دو ہزار مکانات میں سے ۸۰۰ تعمیر ہو چکے ہیں ترقیاتی بورڈ نے بڑھتی ہوئی صنعت کے پیش نظر ماہر کاریگروں اور فنی ماہرین کی ضرورت کو پورا کرنے کے منصوبے بھی تیار کر لئے ہیں چنانچہ چار صوبوں میں صنعتی تربیتی سکولوں کے لئے فنڈ منظور کر لئے گئے ہیں وزارت تعلیم نے بھی فنی تعلیم کو ترقی دینے کا منصوبہ بنایا ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پیشگوئی مصلح موعود پر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی تقریر

بقیہ صفحہ (۵)

اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفٰے (صلے اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنمو ائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین اور فہیم اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔

وکان امراً مقضیا۔

مکرم خادم صاحب نے نہایت بلند آواز میں تمام عبارت پڑھ کر سنائی اور جونہی پیشگوئی کے پُر شوکت الہامی الفاظ ختم ہوئے تمام فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور فضل عمر زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے ۷ ہزار افراد نے مسلسل نعرے لگا کر سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کے ساتھ دلی محبت و عقیدت کا والہانہ طریق پر اظہار کیا یہ ایک عجیب ایمان افروز منظر تھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ محبت و عقیدت کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے (باقی)

مکرم محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف تحریر فرماتے ہیں:-

"مجھے جب بھی دواخانہ خدمتِ خلق سے دوائی خریدنے کی ضرورت ہوئی ہے۔ دواخانہ نے پوری توجہ کی ہے اور میں نے ان کی ادویہ کو بفضلِ تعالےٰ مفید پایا ہے" دستخط ظفر اللہ خان

آپ بھی اپنی طبی ضروریات میں دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ کو یاد رکھیں

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات معہ جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

اردو۔ انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹینڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹینڈر مورخہ ۹ جنوری ۱۹۵۷ء کو بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ ٹینڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر کو کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	کام کی تکمیل کا عرصہ
(۱) لالہ موراں خانیوال سیکشن میں تیسرے درجے کی سگنیلنگ کے سلسلہ میں جہانیاں، قطب پور اور بہنیا پور کے مقام پر (Cabins) کیبنز اور سٹاف کوارٹروں کی تعمیر	۳۶۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے	چار ماہ

(۲) ٹینڈرز لازماً مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں جو دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۹ جنوری ۱۹۵۷ء کو ۱۱ بجے قبل دوپہر تک منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے چار روپیہ فی فارم کے حساب اس کام کے واسطے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(۳) تفصیلی ٹینڈر نوٹس مع شرائط و ضوابط بھی درخواست پیش کر کے دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(۴) غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ٹینڈروں کے ساتھ اپنی مالی حالت کی مضبوطی اور سابقہ تجربہ سے متعلق سرٹیفکیٹ بھی منسلک کریں۔ ورنہ ان کے ٹینڈر زیر غور نہیں لائے جائیں گے۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر ملتان

بھارتی حکومت کے ملازمین کا احتجاج

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ حیدر آباد۔ اور سکندر آباد میں مرکزی حکومت کے تیس ہزار ملازمین کی اکثریت نے یہاں اپنی ماہانہ تنخواہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ ملازمین نے بھارتی حکومت کے خلاف احتجاجاً یہ اقدام کیا ہے کہ اس نے مہنگائی الاؤنس میں اضافے سے انکار کر دیا ہے۔

سلامتی کونسل کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان سے انصاف کرے گی

پاکستان کشمیریوں کو صرف اُن کا حق خود اختیاری دلانا چاہتا ہے (سکندر مرزا)

کراچی ۵ر جنوری۔ صدر سکندر مرزا نے امید ظاہر کی ہے کہ سلامتی کونسل جو عنقریب کشمیر کے مسئلہ پر غور کرنے والی ہے پاکستان سے انصاف کرے گی۔ آپ نے کہا پاکستان کشمیریوں کو حق خود اختیاری دلانا چاہتا ہے۔

صدر سکندر مرزا نے ان خیالات کا اظہار کل وفاقی دار الحکومت میں "کشمیر آرٹ ایگزیبیشن" کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ پاکستان کو کشمیر کے مسئلہ میں بے حد دلچسپی ہے اور پاکستانی عوام اپنے کشمیری بھائیوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے۔ کشمیر کا مسئلہ عنقریب سلامتی کونسل میں پیش ہوگا اور مجھے قوی امید ہے کہ بین الاقوامی ادارہ پاکستان سے انصاف کرے گا۔

کشمیری لیڈر

آزاد کشمیر کے صدر سردار عبد القیوم خان نے کل رات وزیر اعظم پاکستان مسٹر حسین شہید سہروردی کے نام ایک تار میں درخواست کی ہے کہ سلامتی کونسل سے اس بات کی اجازت حاصل کی جائے کہ آزاد کشمیر کا ایک وفد خود اپنے مسئلے کو سلامتی کونسل کے سامنے پیش کرے کل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر سردار محمد ابراہیم خان نے بھی وزیر اعظم کے نام اس قسم کا تار بھیجا ہے۔

صدر آزاد کشمیر

صدر آزاد کشمیر نے اپنے تار میں کہا کہ حکومت ہند نے کشمیر میں رائے شماری کے متعلق اپنے وعدوں سے انحراف کر کے اس مسئلہ کے حل کی راہ میں جو تعطل پیدا کر دیا ہے اس سے جموں و کشمیر کے عوام کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ ہندوستان کشمیر میں رائے شماری کے متعلق اقوام متحدہ کی قرار دادوں کا جو مضحکہ اڑا رہا ہے اقوام متحدہ کی بے عملی اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے ہندوستان مقبوضہ کشمیر کو مشرقی پنجاب میں شامل کرنے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے مصیبت زدہ عوام اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مزید تاخیر کے بغیر کشمیر کے متعلق اپنی قرار دادوں کو عملی جامہ پہنائے۔ ورنہ کشمیر کے برہم عوام کشمیر کو ایک شدید خطرے میں تبدیل کر دیں گے۔

یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ جموں و کشمیر کے عوام کو جن کی قسمت کا فیصلہ کیا جانے والا ہے۔ اپنی مصیبت کی داستان خود اپنی زبانی کہنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ انسانی ہمدردی کے جذبہ کو ابھار کر اقوام متحدہ کے ممبروں کی پُر زور تائید حاصل کر سکیں۔ اس لئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر سہروردی سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ سلامتی کونسل سے اس بات کی اجازت حاصل کریں کہ آزاد کشمیر کا ایک وفد اس مسئلہ پر خود اپنے خیالات کا اظہار کر سکے۔

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مطابق اعلان مؤرخہ یکم جنوری ۱۹۵۷ء احباب نے دوسری سو کنال زمین کیلئے بھی رقوم ادا کر کے درخواستیں دیدی ہیں۔ منظوری کی اطلاع فرداً فرداً احباب کو بعد میں دی جائے گی۔ جن احباب کے نام اس دوصد کنال میں نہیں آئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ جو زمین بھی نکلے گی اور اس کا جو نرخ مقرر ہوگا اس میں ان کی رقوم بطور پیشگی تصور ہوں گی۔

سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

پل گرنے سے ایک سو افراد ہلاک

نئی دہلی ۵ر جنوری۔ جونا گڑھ سے دس میل دور ایک زیر تعمیر پل کا ایک حصہ اچانک گر جانے سے ۷۰ اشخاص ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے۔ یہ اشخاص پل کی تعمیر کے سلسلہ میں کام کر رہے تھے۔ مجروحین میں ۲ عورتیں اور پانچ بچے بھی شامل ہیں۔ انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ جہاں ان میں سے بیشتر کی حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے

نواب شاہ سندھ میں چند کاروباری تجربہ رکھنے والوں کی ضرورت

خاص طور پر اکاؤنٹ جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ قابلیت اور تجربہ کے مطابق ہو گی۔ درخواست کے ہمراہ جماعت کے پریذیڈنٹ کی تصدیق بھیجنی ضروری ہے زیادہ عمر کے آدمی بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواستیں ۱۵ر جنوری ۱۹۵۷ء سے پہلے آنی چاہئیں۔ میسرز چوہدری محمد علی، محمد حیات سونی بازار نواب شاہ سندھ

نہری پانی کے تنازعہ کی بات چیت فیصلہ کُن مرحلہ میں داخل ہو گئی

عالمی بنک کے زیر اہتمام پاک ہند مذاکرات اب وزارتی سطح پر ہوں گے

کراچی ۶ر جنوری۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان عالمی بنک کے زیر اہتمام نہری پانی کی تقسیم کے بارے میں جو بات چیت ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اب فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔

معتبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ اس سلسلہ میں واشنگٹن میں جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اسے اب وزارتی سطح پر جاری رکھا جائے گا۔ مرکزی کابینہ نے اس ہفتے میں اس مسئلہ پر غور کیا تھا اور مزید بات چیت کے لئے مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی وزیر مالیات وزیر زراعت پیرزادہ عبد الستار کو پاکستان کی طرف سے بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سید امجد علی ۱۱ر جنوری کو واشنگٹن روانہ ہو رہے ہیں۔ اور صوبائی وزیر زراعت صوبائی ڈیویلپمنٹ سیکرٹری مسٹر غلام اسحٰق کے ہمراہ ایک روز بعد روانہ ہو جائیں گے

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان نہری پانی کی تقسیم کے متعلق موجودہ معاہدہ کی میعاد ۳۱ر مارچ ۱۹۵۷ء کو ختم ہو جائے گی۔ اس معاہدے کے خاتمہ تک ہندوستان نے مغربی پاکستان کی نہروں میں پانی کی سپلائی بند نہ کرنے کی ضمانت دی ہے۔

ابتداءً نہری پانی کی تقسیم کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ایک عارضی معاہدہ ہوا تھا۔ جو صرف ایک سال کے لئے تھا اس کے بعد اس معاہدہ کی میعاد میں سال بسال اضافہ ہوتا رہا۔

اب دونوں ملکوں کے درمیان اختلاف کا ایک مسئلہ پاکستان کو ہندوستان کی طرف سے معاوضہ کی ادائیگی ہے۔ جس سے پاکستان ان نہروں کو پانی سپلائی کرنے کے لئے "لنک سسٹم" تعمیر کر سکے۔ جو ہندوستان کے پانی بند کرنے سے متاثر ہونگی

گذشتہ سال مغربی پاکستان میں آبی وسائل کو ترقی دینے کا ایک منصوبہ تجویز کیا گیا ہے۔ جو بعض وجوہ کی بنا پر مناسب خیال نہ کیا گیا۔ ان میں سے ایک وجہ تو اس منصوبہ کے غیر معمولی اخراجات تھے۔ اور اگر یہ منصوبہ عالمی بنک یا دوسرے ممالک سے قرض حاصل کر کے مکمل بھی کر لیا جاتا۔ تو اس قرض کی رقم کا سود بھی بہت زیادہ ہوتا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں فریق اس تنازعہ کو جلد از جلد حل کرنے کے متمنی ہیں تاکہ وہ ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکیں جو اس مسئلہ کے حل میں تاخیر کی وجہ سے رکے پڑے ہیں۔

پیرزادہ عبد الستار اس موضوع پر مرکزی حکومت سے بات کر چکے ہیں۔ وہ اب کل واپس لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔

بحر ہند میں برطانیہ کا فوجی اڈہ

لندن ۵ر جنوری۔ برطانوی حکومت نے جزیرہ مالدیپ کے فوجی اڈے کو نئی شکل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جزیرہ مالدیپ سیلون سے چار سو میل جنوب مغرب کی جانب بحر ہند میں واقع ہے۔ اور برطانیہ کے زیر حفاظت ہے۔ دوسری جنگ عالمگیر کے دوران یہاں ایک فوجی اڈہ قائم کیا گیا تھا۔ جسے اب آسٹریلیا اور جنوب مشرق ایشیا سے موثر رابطہ قائم رکھنے کے لئے نئی شکل دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ فوجی اڈہ لانگ رینج جیٹ طیاروں کو رکھنے اور انہیں ایندھن بہم پہنچانے کا کام کریگا حکومت سیلون نے بھی ایک اڈہ برطانیہ کے ...... پاس رہنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں ابھی بعض شرائط طے کرنی ہیں۔ یاد رہے برطانیہ نے حال ہی میں لنکا میں اپنے تمام فوجی اڈے حکومت لنکا کے سپرد کر دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

نئے وفاقی دار الحکومت کی تعمیر کی تجویز مسترد کر دی گئی

ڈھاکہ ۵ر جنوری مرکزی وزیر داخلہ مسٹر عبد الخالق اور مسٹر دلدار احمد نے آج یہاں انکشاف کیا کہ کراچی سے بیس میل دور کیڈپ کے مقام پر نیا وفاقی دار الحکومت بنانے کی تجویز ترک کر دی گئی ہے۔ نئے وفاقی دار الحکومت کے منصوبہ پر خرچ کی جانے والی رقم اب پاکستان کے پسماندہ علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔